

لمسِ جانان از قلم لائبہ خان

قسط نمبر 3

لیلا دیرہ خائستہ دہ

ارہ ورئ ری اوربل ری

ورہ ور مستنہ رہ

ارہ ورئ ری اوربل ری

(it's a Pashto song)

2/40

زریش خانزادی وائٹ کلر کا لانگ پیروں کو چھوتا فراک

زریش خانزادی واٹ کالر کا لانگ پیروں کو چھوتا فراک

پہنے ہاتھوں میں ریڈ کالر کے گجرے براؤن بالوں میں

ڈالے دوپٹے کو گلے میں (Curl) نیچے سے ہلکے سے

ایک طرف لٹکائے اپنی بڑی بڑی گرے آنکھوں کے

ایک طرف لٹکائے اپنی بڑی بڑی گرے انکھوں کے

ساتھ شیشے میں کھڑی موبائل کو ڈریسنگ ٹیبل پر سیٹ

2/40

!! کیے اپنی خود ہی ریل شوٹ کر رہی تھی۔۔

پہنے ہاتھوں میں ریڈ کلر کے گجرے براؤن بالوں میں

اُالے دوپٹے کو گلے میں (Curl) نیچے سے ہلکے سے

2/40

ایک طرف لٹکائے اپنی بڑی بڑی گرے آنکھوں کے

ساتھ شیشے میں کھڑی موبائل کو ڈریسنگ ٹیبل پر سیٹ

زریش خانزادی وائٹ کلر کا لانگ پیروں کو چھوتا فراک
پہنے ہاتھوں میں ریڈ کلر کے گجرے براؤن بالوں میں
ڈالے دوپٹے کو گلے میں (Curl) نیچے سے ہلکے سے
ایک طرف لٹکائے اپنی بڑی بڑی گرے آنکھوں کے

ج اس کی دوست کی بارات انی تھی جس کے لیے وہ

3/40

بہت سمپل سا ہی تیار ہوئی تھی بڑی بڑی گرے

انکھوں والی زرش خانزادی اس وقت قیامت ڈھاتی

!! --

وہ لگ ہی اتنی خوبصورت رہی تھی اس کے نین نقش

3/40

کافی اٹریکٹو چھوٹی سی ناک اور بھرے بھرے لب اور

اس کے تھوڑی کے بیج و بیج چمکتا ہوا کالا تل پہلی بار

کے لئے

وہ لگ ہی اتنی خوبصورت رہی تھی اس کے نین نقش
کافی اٹریکٹو چھوٹی سی ناک اور بھرے بھرے لب اور
اس کے تھوڑی کے بیچ و بیچ چمکتا ہوا کالا تل پہلی بار
دیکھنے والوں کو ایسا ہی لگتا جیسے اس نے نظر کا ٹیکہ

لگایا ہے لیکن نہیں وہ تل تو اس کے حسن میں چار
!! چاند لگا دیتا تھا۔۔

ریل کو شوٹ کرنے کے بعد اب وہ خود کو ہی دیکھ رہی

تھی "یا اللہ زہ سومرا خلیستہ یم" (یا اللہ میں کتنی پیاری

ہوں) خود کی تعریف خود ہی کرتے اب وہ جلدی سے

اپنے ڈریسنگ روم کے اندر داخل ہو گئی اپنے وائٹ

کلر کی ہیلز نکالتی واپس سے ڈریسنگ روم کے باہر اکر

مری ہیلز کافی واپس سے دریسٹ روم لے باہر آ کر

!! کمرے میں صوفے پر بیٹھتی ہیلز پہننے لگی۔۔

ہیلز پہننے کے لیے وہ جیسے ہی جھکی اس کے سلکی

گرے بال ابشار کی طرح اس کے کندھے پر اگے

گرے تھے جس کی وجہ سے اس کی خوبصورتی مزید

!! نمایاں ہو رہی تھی۔۔

اللہ اب جلدی جاتی ہو ایسا نہ ہو پھر وہ جن ا جائے
جس کو مجھ سے ہمیشہ ہی مسئلہ ہے زریش خانزادی
خود سے کہتی جلدی جلدی ہیل پہنتی الماری سے اپنی
بلیک کلر کی شال اٹھاتی نیچے کی طرف بھاگ چلی

!! مورے میں جا رہی ہوں گل مکئی کے گھر۔۔

نیچے کی طرف اتنی زریش نے شمائے بیگم کے گلے میں

باہے ڈالے ان کے گال پر کس کی اور جلدی سے

!! باہر کی طرف بڑھ گئی۔۔

اللہ یہ لڑکی کیسی ہے طوفان کی طرح اتا ہے اور طوفان
کی طرح جاتا ہے دادی نے خالص پشتو لہجے میں اسے

مخاطب کرتے ہوئے پیچھے سے پکارا تھا لیکن زریش
خانزادی انہیں ان سنا کرتی باہر نکل گئی تھی جانتی
تھی کہ اگر ان کا لیکچر شروع ہو جاتا تو مزید دو گھنٹے وہ
!! لیٹ ہو جاتی !!

مورے جانے دینا آج اس کی دوست کی بارات ہے
شماٹہ بیگم نے سرخ چہرے کے ساتھ کہا تھا زربش
کی بولڈنس سے سب ہی عورتیں واقف تھی وہ کتنے
اسانی سے اکرا ان کے گال کو چوم کر گئی تھی جس

کی بولڈنس سے سب ہی عورتیں واقف تھیں وہ کتنے
اسانی سے اکرا ان کے گال کو چوم کر گئی تھی جس

کی وجہ سے شمائے بیگم کا پورا چہرہ ہی شرم سے سرخ
!! ہوا پڑا تھا۔۔

تم نے ہی اس کو اتنا بگاڑا ہے عورت ذات ہے اتنا

کھلا چھوٹ اچھا نہیں ہوتا دادی کا ہمیشہ کی طرح لیکچر
شروع ہوتا شمائہ بیگم سر نیچے کیے انہیں سن رہی تھی
کچھ کر ہی نہیں سکتی تھی اور نہ ہی کچھ بول سکتی
تھی اسی لیے خاموشی سے سننے میں ہی بہتری

دوسری طرف زرش خانزادی جلدی سے لمبی سی راہداری
سے گزرتے اپنے اوپر بلیک شول اورٹی ابھی اس نے
نہ ہی اپنے بال ڈکے تھے اور نہ ہی اس نے اپنے

سے لرزے آپے اوپر بلیک سول اور ہی امی اسے

نہ ہی اپنے بال ڈکے تھے اور نہ ہی اس نے اپنے

چہرے کو چھپایا تھا کہ اس کی ٹکر زوردار تصادم سے

!! بصیر خانزادہ سے ہوئی۔۔

امی نے اسے فہم کیا کہ اس نے اسے

بصیر خانزادہ افس سے تھکا ہارا اتنا زنان خانے کے اندر جا

رہا تھا لیکن راستے میں ہی زرش خانزادی بقول اس کی

دشمن سے ٹکر ہوتے دیکھ کر اس نے اپنے چہرے

!! کے روڈ تاثرات کو مزید ناگوار بنایا تھا۔۔

بصیر خانزادہ نے اسے بالکل بھی پکڑنے کی غلطی نہیں

کی تھی زربش خانزادی اس سے ٹکرا کر زمین پر بیٹھی

گھور کر اپنے عشق کو دیکھ رہی تھی جو ہمیشہ ہی اس

!! سے ایسا ہی لا پروا سا نظر اتا تھا۔۔

انکھیں نہیں ہے آپ کے پاس اگر میں گر رہی تھی تو

آپ مجھے پکڑ نہیں سکتے تھے کیا مجھے چھوٹ لگ گئی

زریش خانزادی نے کھڑے ہوتے سنجیدہ سا چہرہ بناتے

!! بصیر خانزادہ سے کہا تھا۔۔

نہیں میرے پاس تو نہیں ہے لیکن تمہارے پاس تو
ہے تم ہی استعمال کر لیتی اور ویسے بھی راستے میں
پڑی گری ہوئی چیزوں کو میں بالکل بھی نہیں اٹھاتا تھا
اور نہ ہی انہیں تھامنے کے لیے بصیر خانزادہ اپنے ہاتھ

اگے کرتا ہے بصیر خانزادہ کا ازلی روڈ انداز جو ہمیشہ ہی

ہر کسی سے بات کرتے ایسے ہی ہوتا تھا زریش

!! خانزادی سے بھی وہ ایسے ہی مخاطب ہوا۔۔

اپ تو چیزوں کی بات کر رہے ہیں نا لیکن یہاں پر

اپ تو چیزوں کی بات کر رہے ہیں نا لیکن یہاں پر
اپ کے سامنے خوبصورت سی حویلی کی زرخیز خانزادی

کھڑی ہے کیا اپ کو میں انسان نظر نہیں آئی خود کے

اگنور کرنے پر اور اتنے برے الفاظوں میں خود کا

موازنہ اسے کرتے دیکھ کر زریش خانزادی نے تلملاتے

!! ہوئے اسے کہا تھا۔۔

سامنے سے ہٹو اور اگر تم باہر جا رہی ہو تمہارے بال
میں نے کھلے دیکھے یا پھر تمہارے چہرے کو میں نے
ڈھکا ہوا نہ دیکھا تو قسم سے یقین مانو اسی حویلی میں قید
کر کے رکھ لوں گا بصیر خانزادہ کی نظر جب اس کے

بالوں اور کھلے چہرے پر پڑی تو سرد انداز میں کہتے اسے
!! وارن کرتی نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔

اپ جانتے ہیں کہ میں حویلی سے آج تک کھلے بالوں یا

اپ جانتے ہیں کہ میں حویلی سے آج تک کھلے بالوں یا

پھر کھلے چہرے کے ساتھ کبھی بھی نہیں گئی تو یہ

سب کہنے کا مطلب کیا میں یہ سمجھوں کہ آپ مجھ پر

حق جتا رہے ہیں یا پھر یہ تعریف کرنے کا کوئی نیا

حق جتا رہے ہیں یا پھر یہ تعریف کرنے کا کوئی نیا
طریقہ نکالا ہے بصیر خانزادہ نے اپنے بالوں کو ایک ادا
سے جھٹکتے ہوئے زریش خانزادی نے بصیر خانزادہ کے

انکھوں میں اپنی گرے انکھیں گاڑتے ہوئے کہا

!! تھا۔۔

14/40

جاؤ یہاں سے بدتمیز لڑکی میں تمہارے منہ لگنا بھی پسند

نہیں کرتا بصیر خانزادہ نے اس بدتمیز لڑکی کو دیکھا جو
ہمیشہ ہی اس سے ٹکرا کر اس پر ہی چڑھ دوڑتی تھی
اسے عجیب سی چھڑ تھی اس لڑکی سے نہ جانے کیوں
!! لیکن اس کو نفرت تھی۔۔

تو اپ کو کیا لگتا ہے کہ زریش خانزادی بصیر خانزادہ کو

منہ لگانا پسند کرتی ہے لہجے میں ایٹیٹیوڈ ہی ایٹیٹیوڈ تھا

14/40

جس کو دیکھتے ہوئے بصیر خانزادہ کا چہرہ غصے سے

!! سرخ ہوا تھا ماتھے کی رگیں تن کر ابھرائی تھی۔۔

بصیر خانزادہ کی سرخ سفید چہرے کو دیکھتے زریش

15/40

خانزادی اس کی خوبصورتی کو دیکھ کر رہ گئی تھی اس

بصیر خانزادہ کی سرخ سفید چہرے کو دیکھتے زریش
خانزادی اس کی خوبصورتی کو دیکھ کر رہ گئی تھی اس
کی مڑی ہوئی خمدار پلکیں اور اس کی براؤن آنکھیں
ماتھے پر بکرے سلکی بال گنی مونچھوں تلے انابی لب

اور گھنی بیرڈ اس کے خوبصورتی کو دیکھتے ہوئے زریش
!! خانزادی کو پورا سوات ہی پھیکا پھیکا سا لگ رہا تھا۔۔

اسے اپنی طرف اتنی محویت سے دیکھتا پا کر بصیر خانزادہ

کا خون رگوں میں دوڑتا مزید تیز ہوتا چلا گیا تھا وہ لڑکی

کتنی بے باک تھی کتنی بے باکی سے اس کو کھلے عام

گھور رہی تھی حویلی کے کسی لڑکی سے اس کو ایسی امید
!! بالکل بھی نہیں تھی۔۔

جاؤ یہاں سے بصیر خانزادہ تقریباً اس کے چہرے پر
غراتا ہوا اسے مخاطب کرتا اس کی محویت ٹوٹنے کا

جاتی ہوں اتنا بھاؤ کس خوشی میں کھا رہے ہو بڑا ایا
زریش خانزادی اس کی دھاڑ پر لرزتی ہوئی جلدی سے خود
پر قابو پاتے اپنے شال سے چہرہ ڈکھتے ہوئے دوسرے

!!ہی پل جلدی سے پورچ کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔

ارادہ اس کا اپنی دوست کے گھر اپنی گاڑی میں جانے

کا تھا لیکن یہ خانزادے کبھی کسی چیز پر پابندی نہ

لگائے تو یہ خانزادے کیسے کہلائیں گے زرش خانزادی

لگائے تو یہ خانزادے کیسے کہلائیں گے زرش خانزادی
نے دل میں سوچا اور منہ بناتے ہوئے وہ خان بابا کے

ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر اپنی دوست کے گھر کی طرف
!! روانہ ہو چکی تھی۔۔

بصیر خانزادہ تب تک اسے وہی راہداری سے کھڑے ہو

بصیر خانزادہ تب تک اسے وہی راہداری سے کھڑے ہو

کر دیکھتا رہا جب تک اس کی گاڑی حویلی سے نہیں

نکلے تھی وہ جانتا تھا کہ زریش خانزادی ضرور ایسی

حرکت کرے گی کہ وہ خود اپنی گاڑی ڈرائیو کر کے

جائے گی لیکن خانزادہ حویلی سے آج تک کوئی عورت
اکیلی باہر گئی ہے کیا جو وہ اس کو جانے دیتا اسی لیے
تو اس کی گاڑی کو پہلے ہی گیراج میں بند کرتے

گیراج کی چابی ہی اپنے ساتھ اٹھا لیا تھا اور خان بابا کو

پہلے ہی آگاہ کر لیا تھا کہ وہ زلیش خانزادی کو بتا دے

کہ اگر وہ اس کے ساتھ جانا چاہتی ہے تو ٹھیک ورنہ وہ

!! حویلی ہی رکے۔۔

عجیب نفرت تھی بصیر خانزادہ کی اسے وہ اپنے سامنے

برداشت بھی نہیں تھی اور اسے اکیلے کہیں باہر چھوڑتا

!! بھی نہیں تھا۔۔

&&&&&&&

عناہ خانزادی اپنے کمرے میں بیڈ پر بیٹی چاروں طرف
کتابوں کو پھیلائے ہوئے پوری طرح سے پڑھائی میں گم
!! نظر ارہی تھی۔۔

ابھی اس کے سیکنڈ ایئر کے ایگزامز قریب ہی تھے

تھی وہ پوری دلجمعی کے ساتھ پڑھائی کرنے میں مگن

سپیشلسٹ کی ڈاکٹر بننا (eye) تھی وہ پڑ لکھ کر ائی

!! چاہتی تھی یہ اس کا خواب تھا۔۔

اور اس گھر میں سب سے زیادہ سپورٹ اسے اس کا
بھائی آرش خانزادہ ہی کرتا تھا آرش خانزادہ کے کہنے پر
ہی تو اس کو کالج میں ایڈمشن دلایا گیا تھا اور اب

سیکنڈ ڈیئر میں وہ اچھے نمبروں کے ساتھ پاس ہونا
چاہتی تھی تاکہ اگے اس کو میڈیکل کالج میں ایڈمیشن
!! مل سکے۔۔

ابھی وہ پچھلے دو گھنٹے سے بیٹھی کیمسٹری کے ساتھ اپنا

سر کیا رہی تھی لیکن کیمسٹری کے نومیریکلز تھے کہ
اس کے دماغ میں بیٹھ ہی نہیں رہے تھے بری طرح

21/40

سے تنگ آکر اس نے کیمسٹری کی بک کو بند کرتے
!! ہوئے خود سے دور بیڈ پہ پھینکا تھا۔

22/40

عجیب ہی کیمسٹری ہے اللہ پوچھے اس انسان کو خود تو

اللہ کے پاس سکون سے رہ رہا ہوگا لیکن ہمارے لیے
کیمسٹری جیسے سبجیکٹ کا عذاب دنیا میں ہی چھوڑ گیا
ہے حد ہوتی ہے اتنی مشکل کیمسٹری کون بناتا
!! ہے۔۔۔

عنایہ خانزاری کی دہائیاں عروج پر تھی وہ شرارتی لڑکی
ہر وقت شرارتیں کرتے ہوئے بالکل بھی نہیں تکتی

22/40

تھی لیکن جب بھی وہ پڑھائی کرنے بیٹھتی اور جس دن

اس کی کیمسٹری کا سبجیکٹ ہوتا تو اس دن عنایہ

23/40

خانزادی کی شکل دیکھنے والی ہوتی تھی پوری حویلی

سنسان پڑی ہوتی تھی کیونکہ سب کو پتہ ہوتا تھا کہ آج

ضرور عنایہ خانزادی کا کیمسٹری کا ٹیسٹ ہوگا تبھی تو

!! حویلی اتنی پرسکون ہے۔۔

پتہ نہیں ملے گا آگے ہونگے یا نہیں کیمسٹری میں تو

پتہ نہیں ملایا آگئے ہونگے یا نہیں کیمسٹری میں تو
ایک وہی کھڑوس ہی اچھے ہیں کیمسٹری کی بک اور اپنا
حسٹر اور ایک پین اٹھا کر خود پر اچھی طرح سے دوپٹہ

پتہ نہیں ملے گا آگے ہونگے یا نہیں کیمسٹری میں تو
ایک وہی کھڑوس ہی اچھے ہیں کیمسٹری کی بک اور اپنا
رجسٹر اور ایک پین اٹھا کر خود پر اچھی طرح سے دوپٹہ

اور ا اور اپنے کمرے سے نکل کے ملیار خانزادہ کے

!! کمرے کی طرف چل پڑی تھی۔۔

24/40

ایک تو نہ جانے کب اس کیمسٹری سے جان چھوٹے

انایہ کی دہائیاں عروج پر تھی اس کا دل بری طرح سے
گھبرا رہا تھا اس کے سامنے تو وہ کھانا کھانے بھی نہیں
حاتی تھی جہاں پر ملیار خاندانہ ہوتا وہ جگہ عنایہ خانزادی
!! کے لیے جیسے حرام ہو جاتی تھی۔۔

لیکن اپنی پڑھائی کی خاطر عنایہ خانزاری کو یہ کمرؤا

!!گھونٹ پینا ہی تھا۔۔

امبار خانزادہ کے کمرے کے باہر کھڑے ہوتے عنایہ

25/40

نے خود کو پھر سکون کیا اور اپنے دھک دھک کرتے

ملیاری خانزادہ کے لمرے کے باہر لھڑے ہوئے عنایہ

نے خود کو پھر سکون کیا اور اپنے دھک دھک کرتے

دل کو سنبھالتے ہوئے اس نے دروازے پر ناک

!!کیا۔۔

ملیاری خان کی بھاری گمبھیر آواز کو سنتے عنایہ کا دل
ابھی سے ہی سمریٹ دوڑنے لگا تھا نہ جانے کیوں اس
انسان کی آواز ہی اتنی گمبھیر تھی کہ عنایہ کی بدن پر
!! کپکپی سی طاری ہو گئی تھی۔۔

عنایہ کپکپاتے ہاتھوں سے دروازہ کھول کر اندر داخل

ہوئی تو پورے کمرے میں اندھیرا چھایا ہوا تھا وہ صوفے

پر ہی بیٹھا ٹیبل پر اپنے پاؤں رکھے گود میں لیپ ٹاپ

!! رکھے شاید کوئی کام کر رہا تھا۔۔

کون ہے کافی دیر تک کسی کی آواز نہ سنتے دیکھ کر
ملیار خاندادہ نے دوبارہ سے اپنی بھاری گھمبیر آواز میں
!! کہا تھا۔۔

میں میں ہوں لالا" عنایہ نے مسمنناہٹ بھری آواز"

!!میں کانپتے ہوئے کہا تھا۔۔

اس کی آواز سن کر ملیار خانزادہ نے بے ساختہ ہی

لیپ ٹاپ سے نگاہیں اٹھا کے عنایہ کو دیکھا تھا لیکن

!! میں کانپتے ہوئے کہا تھا۔۔

اس کی آواز سن کر ملیار خانزادہ نے بے ساختہ ہی
پپ ٹاپ سے نگاہیں اٹھا کے عنایہ کو دیکھا تھا لیکن

27/40

اندھمے سے اس نے اسے نظر نہیں آئی تھی اگلے ہی میل

جلدی سے اٹھ کر بورڈ پر ہاتھ مارتے اپنے کمرے کو
!! روشن کیا تھا۔۔

سامنے کڑی لڑکی کی آواز سے ہی وہ پہچان گیا تھا کہ

سامنے کڑی لڑکی کی آواز سے ہی وہ پہچان گیا تھا کہ

اس کا عشق اس کے پاس وہ چل کر آیا ہے اسے

بالکل بھی یقین نہیں رہا تھا لیکن جب اس کے

ہاتھوں میں کیمسٹری کی بک کو پکڑے دیکھا تو وہ سارا

اس کا عشق اس کے پاس وہ چل کر آیا ہے اسے
بالکل بھی یقین نہیں ا رہا تھا لیکن جب اس کے
ہاتھوں میں کیمسٹری کی بک کو پکڑے دیکھا تو وہ سارا
!! ماجرا ہی سمجھ گیا تھا۔۔

کیا ہوا تم یہاں پر کیا کر رہی ہو ملیار خانزادہ نے جان

بوجھ کر اس سے کہا تھا تاکہ وہ یہاں آنے کی وجہ

!! بتائے اسے۔۔

اس کی سریلی اواز کو سنتے ملیار خانزادہ کو ایسا لگا جیسے

!! اس کا دن ہی بن گیا ہو۔۔

وہ وہ می میرا کیم کیمسٹری کلکا ٹٹیسٹ ہے ے ے

29/40

کلل تتو پل پلیر می یہ یہ انا یہ خانزادی کو اپنی بے بسی

وہ وہ میا کیم کیمسٹری کلکا ٹیٹ ہے ہے

کلل تتو پل پلیر می یہ یہ انا یہ خانزادی کو اپنی بے بسی

پر غصہ آیا تھا اور اپنے لفظوں پر اس سے بھی زیادہ

غصہ آیا تھا آخر کیا تھا وہ جلاد اسے کھا تو نہیں جاتا

اپنے کانپتے ہوئے لہجے پر قابو پانے کے باوجود بھی
عنایہ خانزادی کے لفظ کانپ رہے تھے اور وہ اپنا جملہ
!! اتک مکمل نہیں کر پا رہی تھی۔۔

اس کے کپکپاتے ہوئے لفظوں کو سنتے ادھے

ادھورے جملے سے بھی ملیار خانزادہ کو اپنے عشق کی

بات سمجھ گئی تھی بچپن سے عاشق تھا وہ اس چھوٹی

!! گنگریا لے بالوں والی گریٹا کا۔۔

!! مہر پر مایے بابوں واسی مریا -:-

بیٹھو صوفے پر میں تیاری کروا دیتا ہوں ملیار خانزادہ
نے کھلی دل سے اسے افر کی تھی آخر اس کا عشق

اس کے پاس آیا تھا وہ اسے خالی ہاتھ تو اپنے در سے
!! لوٹانا نہیں چاہتا تھا۔۔

عنایہ خانزادی نے اس کی آواز سنی تو خود کو پرسکون

عنایہ خانزادی نے اس کی آواز سنی تو خود کو پرسکون
!! کرتے ہوئے صوفے پر جا کر بیٹھ گئی تھی۔۔

ملیار خانزادہ نے اسے بیٹھتے دیکھ کر خود بھی اس کے

31/40

پاس ہی صوفے پر ٹک گیا تھا ملیار خانزادہ جیسے ہی

ملیاریا خانزادہ کے اے کے دیکھ کر وہ اس کے

پاس ہی صوفے پر ٹک گیا تھا ملیاریا خانزادہ جیسے ہی

صوفے پر بیٹھا گلے ہی پل عنایہ خانزادی جھٹکے سے

!! صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔

کیا ہوا بیٹھو یہاں پر ملیار خانزادہ نے اسے گھورتے
ہوئے کہا تھا اب وہ کچھ زیادہ ہی اس سے ڈر رہی تھی
!! وہ کوئی جن تھوڑی تھا جو اسے کھا جاتا۔۔

جج ججی عنایہ نے دوبارہ اپنے لفظوں سے اس کا چہرہ

جج ججی عنایہ نے دوبارہ اپنے لفظوں سے اس کا چہرہ

!! ہنسی سے سرخ کیا تھا۔۔

دکھاؤ کون سا ٹاپک سمجھ نہیں رہا عنایہ کو ہاتھ سے

زبردستی پکڑتے صوفے پر ڈھک کر کے بٹھایا تھا لیکن

دکھاؤ کون سا ٹاپک مجھ مہیں اربا عنایہ کو ہاتھ سے
زبردستی پکڑتے صوفے پر ڈھک کر کے بٹھایا تھا لیکن
خود سے دور ساتھ ہی اسے بک کھولنے کا اشارہ بھی کیا
!! تھا۔۔

عنا یہ اب یہاں آنے پر پچھتا رہی تھی اسے تھا کہ وہ
یوٹیوب سے دیکھ کر ہی سیکھ لیتی لیکن مسئلہ یہ تھا کہ
نہ تو اس کے پاس موبائل تھا اور نہ ہی لپ ٹاپ اور

اس وقت اس کے دونوں لالا بھی گھر پر نہیں تھے تاکہ

!! وہ ان سے جا کر مانگ لے تھی۔۔

زریش اپنی بھی اپنی دوست کی طرف گئی ہوئی تھی اسی

یہ ناچار اس کے پاس آخری راستہ ملیار خانزادہ ہی بچتا

عنایہ خانزادی نے جلدی سے کیمسٹری کا ایک چھیڑ
نکالتے ہوئے اسے پکڑایا تھا جس کا کل اس کے کالج
!! میں ٹیسٹ ہونا تھا۔۔

ٹھیک ہے لاؤ رجسٹر اور پین دو ملین خانزادہ نے بک اس
کے سامنے رکھی ساتھ ہی رجسٹر پر پین کو گھسیٹتے
!! ہوئے اسے سمجھانے لگا تھا۔۔

عنایہ خانزادی بھی اس کا سارا دھیان بکس کی طرف

عنایہ خانزادی بھی اس کا سارا دھیان بکس کی طرف
مستوجہ دیکھ کر خود بھی اپنا دھیان اس کے سمجھانے کی
!! طرف کر چکی تھی۔۔

ادھے گھنٹے تک مسلسل نان سٹاپ ملیار خاندان بولتا رہا

اسے کافی سارے ٹاپکس جن میں الجھنر تھی عنایہ

!! خاندانی کو وہ سارا سمجھ اچکا تھا۔۔

سمجھ رہا تھا کہ گھنٹے میں سارا سمجھ جائے گا

سمجھ ایا تمہیں ادھے گھنٹے بعد چپ ہوتے ملیار خانزادہ
نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا جو بے بی پنک
کمر کا گھٹنوں تک فراک اور اس کے ساتھ ہی نیچے کھلا
ساپجامہ پہنے دوپٹے کو سر پر اچھی طرح سے اڑے

نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا جو بے بی پنک

کلر کا گھٹنوں تک فراک اور اس کے ساتھ ہی نیچے کھلا

سایہ جامہ پہنے دوپٹے کو سر پر اچھی طرح سے اڑے

اس کے سامنے بیٹھی سیدھا اس کے دل میں اتر رہی

ججی بہت شکریہ لالا اپ کا عنایہ خانزادی کو واقعی میں

ہی جلدی سے سمجھ اگیا تھا یہی تو مسئلہ تھا کہ ملیار

خانزادہ اسے اتنے آسانی سے سب کچھ سمجھا دیتا تھا

کہ اب کیمسٹری کا سچیکٹ اور اسے ملیار خانزادہ کے

ہی جلدی سے جھ الیا مہا یہی لو مسئلہ مہا کہ ملیار

خانزادہ اسے اتنے اسانی سے سب کچھ سمجھا دیتا تھا

کہ اب کیمسٹری کا سچیکٹ اور اسے ملیار خانزادہ کے

!! علاوہ کسی اور سے سمجھ ہی نہیں اتا تھا۔۔

ملیاری خانزادہ نے اپنے لیے اس کے منہ سے لالا کا لفظ

سنا تو اس نے گھور کر عنایہ خانزادی کو دیکھا تھا جاؤ

یہاں سے ملیاری خانزادہ کو غصہ ہی آگیا تھا اس کے لالا

کہنے پر اب وہ مزید عنایہ خانزادی کے منہ سے خود کے

ليے لالا نمھيں سن سكتا تھا وہ اڄ هي آرش خانزاده سے
!! اس بابت بات ڪرڻے ڪا اراده رھتا تھا۔۔

هے هے هے انھيں ڪيا هو ڪيا عنايه خانزادي نے

دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ جلدی سے اپنی بکس

اٹھائی اور اگلے ہی پر کمرے سے ایسی بھاگی جیسے وہ

!! کبھی اس کے کمرے میں آئی ہی نہ ہو۔۔

اس کے بھاگنے کی سپیڈ کو دیکھتے ہوئے نہ چاہتے

اس کے بھاگنے کی سپیڈ کو دیکھتے ہوئے نہ چاہتے
ہوئے بھی ملیار خاندان کے ہونٹوں کو مسکراہٹ نے

چھواتھا اور مسکراتے وقت اس کا قاتل ڈمپل شو ہوتا
!! اسے مزید حسین بنا گیا تھا۔

ایک بار یہ لڑکی اس کی پناہوں میں اجائے اس کے بعد

وہ اس کو اچھی طرح سے اپنی شدتوں سے بوکھلانے کا

ارادہ رکھتا تھا اس کے معصوم سے چہرے پر وہ اپنے

بوسوں کی بوچھاڑ کرنا چاہتا تھا ساتھ ہی اس کے نرم

ملائم ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کی قید میں لیتے ہوئے وہ

بری طرح سے اس کی سانسیں سینے میں اٹکانا چاہتا

!! تھا۔۔

سوچتے ہوئے ہی اس کی ہونٹوں پر دلکش سی
مسکراہٹ رقص کر رہی تھی ہائے یہ لڑکی اس کا
عشق ملیار خاندان کو بے چینی کے انتہا پر پہنچا گیا

!! تھا۔۔

اب اب سب لوگ بتائیں کہ کیا عنایہ خانزادی ملیار
خانزادہ سے نکاح کرنے کے لیے مانے گی یا نہیں؟؟؟